133581 ـ اجتماعی طور پر بيك آواز تلاوت كرنے كا حكم

سوال

نماز فجر اور نماز مغرب كے بعد اجتماعی طور پر قرآن مجيد كی تلاوت شريعت ميں جائز ہے يا نہيں، كيونكہ كچھ بھائي اسے بدعت قرار ديتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

تلاوت قرآن ان عبادات ميں شامل ہوتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں كے ليے مشروع كی ہے، اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اسے بيان فرمايا ہے، اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم قرآن مجيد كی تلاوت فرماتے اور صحابہ كرام سنا كرتے تھے، تا كہ جو انہيں كہا جاتا ہے اس سے مستفيد ہوں، اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم صحابہ كرام كو قرآن كی تفسير كر كے بتاتے.

اور بعض اوقات رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كسی صحابی كو قرآن مجيد كی تلاوت كرنے كا كہتے اور خود سماعت كرتے، ليكن نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام كا يہ طريقہ نہ تھا كہ سب اجتماعی طور پر بيك آواز ميں قرآن مجيد كی تلاوت كرتے ہوں، يہ سنت نہيں.

اور نہ ہی رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے عمل ميں شامل ہے، اس ليے جو اسے بدعت كہہ رہے ان كی بات صحيح ہے؛ كيونكہ اس كی كوئی اصل اور دليل نہيں، ليكن بعض علماء كرام كا كہنا ہے كہ اس سے چھوٹے بچے مستثنی ہيں جنہيں تعليم كی ضرورت ہو تا كہ وہ سب اكٹھے پڑھ كر قرآن مجيد پڑھنے كی تعليم حاصل كريں.

اور اسی طرح مدارس اور سكولوں ميں تعليم حاصل كرنے والوں كے ليے بھی جب استاد اور مدرس ديكھے كہ انہي تعليم كی ضرورت ہے تو انہيں بيك آواز تعليم دے سكتا ہے كہ وہ سب اكٹھے ہو كر پڑھيں، اميد ہے كہ اس ميں كوئی حرج نہيں؛ كيونكہ يہ ان كی تعليم اور ان آواز اور مخرج كو صحيح كرنے كے ليے ہے.

ليكن لوگوں كا آپس ميں مساجد كے اندر يا كسی اور جگہ صبح يا شام يا كسی بھی جگہ سب اكٹھے ہو كر بيك آواز قرآن مجيد پڑھنے كے متعلق تو ہم كوئی اصل اور دليل نہيں جانتے.

اور پھر رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ رد ہے "

اس لیے میری نصیحت تو یہی ہے کہ وہ ایسا مت کریں " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ .